توشیہ مجاہد

اور نصیحت برائے امت

داڑھی منڈوانا گمراہی ہے

تالیف

ابو عبداللہ الملکی البرقاوی

اردو ترجمہ

وسیم عثمان المدنی

من اصدارات

المكتب التعاوني للدّعوة وتوعية الجاليات بالربوة

Islamic Propagation Office in Rabvah

P.O.Box:29465 Riyadh 11457 Tel:4454900-4916065

FAX:4970126 E-Mail:rabwah@islamhouse.com

http://www.islamhouse.com

﴿......جملہ حقوق محفوظ ہیں......﴾

طبع اول:2006/1427

کمپوزنگ:عمران الرحمٰن امیر

اورحق حاصل ہے کہ اگرکوئی اس مضمون سے استفادہ چاہےتو بطورامانت اصل مسودے میں بغیرتبدیلی وتغیر کے حاصل کرسکتا ہے(واللہ الموفق)

اگرآپ کوئی سوال،تصحیح یا اپنے مفید مشوروں سے نوازنا چاہیں تو ہمارا ای۔میل ایڈریس مندرجہ ذیل ہے:

www.islamhouse.com

المكتب التعاونى للدعوة وتوعية الجاليات بالربوة

ٹیلیفون: 4916065 - 4454900

ایڈریس: www.islamhouse.com

الطبعة الاولیٰ : 2006/1427

جميع الحقوق المحفوظة لموقع

ويحق لمن يشاء اخذ مايريد من هذه المادة بشرط الامانة فى النقل وعدم تغيير فى النص المنقول .واللّٰه الموفق

اذا كان لديک ای سوال أواقتراح أو تصحيح يرجیٰ مراسلتنا من الموقع التالی :

www.islamhouse.com

المكتب التعاونى للدعوة وتوعية الجاليات بالربوة

هاتف: 4454900 - 4916065

عنوان الموقع:www.islamhouse.com

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہی ہیں چنانچہ ہم اسی کی حمد وثناء کرتے ہیں ' اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے بخشش کے طلبگار رہیں ہم اپنی نفسانی خواہشوں کے شر اور اپنے اعمالوں سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں' جسے اللہ ہدایت دے پھر اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے اللہ ہی گمراہ کر دے تو پھر اسے کوئی ہدایت بھی کوئی نہیں دے سکتا۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک بھی نہیں اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

اما بعد :۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ، مَا اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِنْ رِّزْقٍ وَمَا اُرِيْدُ اَنْ يُطْعِمُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُوْ الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ﴾

''میں نے جن وانس کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ چنانچہ نہ تو میں ان سے کسی قسم کا فائدہ چاہتا ہوں اور نہ ہی میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کچھ کھلائیں پلائیں (بلکہ) اللہ ہی درحقیقت زبردست قوتوں کا مالک ہے''۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیتِ کریمہ میں بالکل صاف صاف ارشاد فرمایا ہے کہ اس نے لوگوں کو عبادت کے لیے پیدا کیا ہے چنانچہ لوگوں پر واجب ہے کہ اپنے مقصدِ تخلیق کا ہمیشہ لحاظ رکھیں دنیا کی لذتوں

سے، پرہیزگاری اختیار کرتے ہوئے، کنارہ کشی اختیار کریں کیوں کہ دنیا تو مٹنے کی جگہ ہے نا کہ ٹکنے کی، یہ تو بس ایک گزرگاہ ہے نا کہ سراہ گاہ، عقلمند لوگ اس سے اپنا دامن بچاتے ہیں اور اللہ اور اس کے پیارے رسول جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کے فرامین کی پیروی کرتے ہیں یہاں تک کہ اللہ بھی ان سے محبت کرنے لگتا ہے، لہٰذا ہر وہ مسلمان جو کہ ڈاڑھی منڈواتا ہے اور ہر وہ شخص جو اللہ کا باغی ہے اسے چاہئے کہ اب بھی ہوشیار ہو جائے اور اس سے پہلے کہ وقت گزر جائے وہ اپنا مقصد تخلیق یاد کرلے ورنہ پھر پچھتاوے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

﴿......وصلى الله على آله وصحبه وسلم ......﴾

س : ڈاڑھی رکھنا واجب ہے یا سنت؟

ج : ڈاڑھی رکھنا قرآن وحدیث، فعل رسول صلی اللہ علیہ وسلم، فعل صحابہ وتابعین واتباع تابعین اور چاروں مسلکوں (احناف، مالکی، شافعی اور حنبلی) ودیگر علماء کرام کی رو سے واجب ہے۔

1۔ حدیث شریف سے دلائل

ج : گوکہ ڈاڑھی رکھنے اور ڈاڑھی منڈوانے کے حرمت سے متعلق بے شمار صریح احادیث وارد ہوئی ہیں مگر فی الحال ہم صرف دو احادیث کے بیان پر اکتفاء کرتے ہیں جنکی رو ڈاڑھی رکھنا واجب اور ڈاڑھی منڈوانا حرام ثابت ہوتا ہے۔

پہلی حدیث:۔

ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مشرکین کی مخالفت کرتے ہوئے ڈاڑھی رکھا کرو اور مونچھیں کترا کرو (بخاری)۔

دوسری حدیث:۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مونچھیں کترو اور ڈاڑھی رکھو اور (اس طرح) مجوسیوں کی مخالفت کرو (مسلم)۔

2۔ قرآنِ کریم سے دلائل:۔

جہاں تک قرآن کریم سے دلائل کا تعلق ہے تو علماء کرام نے اس آیت جس میں اللہ تعالیٰ نے ابلیس

لعین کا دعوی ذکر کیا ہے کہ اس نے کہا :

﴿...... لَامُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرَنَّ خلقَ اللّه ......﴾

یعنی : (شیطان نے کہا) میں انہیں بالضرور بہکاؤں گا تو وہ یقیناً اللہ کی بنائی ہوئی شکل بگاڑ دیں گے۔

علماء اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ''اللہ کی بنائی ہوئی شکل'' بگاڑنا یہ بھی ہے کہ کوئی ڈاڑھی مونڈے، چنانچہ جو شخص ڈاڑھی مونڈتا ہے تو درحقیقت شیطان مردود کی مرضی پر چلتا ہے۔

3۔ افعال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دلائل:۔

صحیح احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑھی بہت گھنی تھی، گو کہ اس سلسلے میں بھی کئی احادیث وارد ہوئی ہیں مگر فی الحال ہم ان میں سے دو صحیح احادیث کا ذکر کرتے ہیں۔

پہلی حدیث

ابو معمر کہتے ہیں کہ ہم نے خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں، ہم نے پوچھا کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا؟

تو انہوں نے کہا:

''ان کے ڈاڑھی ہلنے سے'' (بخاری)۔

دوسری حدیث

جابر بن بسیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کے سر کے بال اور ڈاڑھی کے کچھ بال سفیدی مائل ہو گئے تھے، جب وہ تیل لگایا کرتے تھے تو سفیدی ظاہر نہیں ہوتی اور جب بال بکھرے

ہوئے ہوتے تو ظاہر ہو جاتی اور وہ گھنی ڈاڑھی والے تھی۔ (مسلم)

4۔ افعال صحابہ کرام سے دلائل

جہاں تک صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے افعال کا تعلق ہے تو ان میں سے کسی ایک سے بھی یہ بات منقول نہیں ہے کہ انہوں نے ڈاڑھی مونڈی ہو یا مونڈنے کو جائز بتایا ہو کسی کو مونڈنے کا حکم دیا ہو یا یہ کہا ہو کہ ڈاڑھی رکھنا محض ایک سنت ہے بلکہ ان سب نے ڈاڑھیاں رکھی ہوئی تھیں البتہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منسوب ہے کہ جب وہ حج یا عمرے سے فارغ ہوتے تو اپنی ڈاڑھی کو مٹھی میں پکڑتے اور پھر جو بال مٹھی سے زائد ہوتے انہیں کاٹ دیتے، اس روایت کا بیان بھی ان شاء اللہ آگے آئے گا کہ یہ روایت بھی غیر مشروط طریقہ پر مانڈھنے یا خط بنانے پر دلالت نہیں کرتی۔

اسی طرح کسی بھی تابعی یا تبعین سے یہ وارد نہیں ہے کہ انہوں نے کہا ہو کہ ڈاڑھی رکھنا تو محض ایک سنت ہے یا یہ کہ ڈاڑھی مونڈنے میں کوئی حرج نہیں اور جہاں تک چاروں مسلکوں کے علماء اور دیگر معتبر علماء کا تعلق ہے تو سبھی ڈاڑھی مونڈنے کو حرام قرار دیتے ہیں۔

س: اکثر لوگ یہ کیوں کہتے ہیں کہ ڈاڑھی رکھنا محض ایک سنت ہے؟

ج: اسکی کئی وجوہات ہیں۔

پہلی تو یہ کہ ان میں سے اکثر کو یہ نہیں معلوم کہ ان کی یہ بات قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کے قطعاً مخالفت ہے جس میں کہ واضح طور پر ڈاڑھی رکھنے کو واجب قرار دیا گیا ہے وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ ان کی یہ سوچ سابقہ بزرگوں کی سوچ کے بھی برعکس ہے۔

دوسری یہ کہ انہیں یہ بھی نہیں معلوم کہ علماء کرام نے اس آیت جس میں اللہ تعالیٰ نے شیطان ملعون کا دعوی ذکر کیا ہے کہ:

﴿......ولامرنھم فلیغیرنّ حلق اللّٰہ......﴾

''میں انہیں بالضرور بہکاؤں گا تو وہ یقیناً اللہ کی بنائی ہوئی شکل بگاڑ دیں گے۔'' علماء کرام نے تو اس آیت سے یہ سمجھا کہ ڈاڑھی مونڈنا دراصل اللہ کی بنائی ہوئی شکل کو بگاڑنا، شیطان مردود کی مرضی پر چلنا اور اللہ کی شریعت کی محالفت کرنا ہے''۔

تیسری یہ کہ انہیں اس بات کا شعور نہیں ہے کہ ڈاڑھی مونڈنا دراصل مجوسیوں کی مشابہت اختیار کرنا ہے جبکہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں ان کی مشابہت کرنے سے سخت منع فرمادیا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل صحیح احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔

پہلی حدیث:۔

فرمانِ نبوی ﷺ ہے کہ:۔
مشرکین کی مخالفت کرتے ہوئے ڈاڑھی رکھو اور مونچھیں کترو (بخاری)۔

دوسری حدیث:۔

فرمانِ نبوی ﷺ ہے کہ:۔
مونچھیں کترو اور ڈاڑھی بڑھاؤ اس طرح مجوسیوں کی مخالفت کرو (مسلم)۔

چوتھی:۔

یہ کہ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ ڈاڑھی مونڈنا فطرت کے خلاف ہے جیسا کہ صحیح مسلم کی ایک حدیث میں ہے کہ:۔
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دس کام فطری خصلتیں ہیں:
''مونچھیں کترنا، ڈاڑھی رکھنا، مسواک کرنا، ناک سنکنا، ناخن کاٹنا، انگلیوں کے جوڑ دھونا، بغل اور

زیرِ ناف بال صاف کرنا اور استنجاء کرنا''۔

پانچواں:۔

یہ کہ ڈاڑھی سبھی انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔

چھٹی یہ کہ وہ یہ نہیں جانتے کہ جو شخص ڈاڑھی مونڈتا ہے تو علماء کرام اسے عورتوں سے مشابہت اختیار کرنا گردانتے ہیں جبکہ نبی کریم ﷺ نے عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے جیسا کہ صحیح بخاری کی مندرجہ ذیل حدیث سے ثابت ہے:

ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ:

''رسول اللہ ﷺ نے ان مردوں پر لعنت بھیجی جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت بھیجی جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں''۔

مشابہت کے لئے ضروری نہیں کہ مرد عورت کی ہر چیز کی مشابہت کرے تب ہی مشابہت مانی جائے گی بلکہ عورت کی کسی ایک خصوصیت کی مشابہت کرنا بھی مشابہت میں داخل ہے چنانچہ ڈاڑھی مونڈنے سے عورتوں کی ٹھوڑیوں سے مشابہت ہوتی ہے۔

ڈاڑھی مونڈنے کے اسباب

پہلا یہ کہ ان نصوص شریعہ سے عدم واقفیت جو کہ واضح طور پر ڈاڑھی مونڈنے یا غیر مشروط طور پر اسے کترنے کے خلاف ہیں اور ایسا کرنا حرام قرار دیتے ہیں۔ یہی جہالت ہی ہر مصیبت کی جڑ ہے۔

بہت سے لوگ تو ایسے ہیں کہ جو ڈاڑھی بلا کسی دلیل کے محض ایک سنت سمجھتے ہیں جبکہ بہت سے ایسے بھی ہیں جو کہ ان بعض ایسے اشخاص کی شخصیت کو دلیل بناتے ہیں جنکا تھوڑا بہت تعلق دینی علوم سے ہوتا ہے اور وہ یا تو ڈاڑھی مونڈتے ہیں یا حد سے زیادہ چھوٹی رکھتے ہیں جبکہ ان کا یہ عمل نہ صرف یہ کہ احادیث رسول علیہ الصلاۃ والسلام کے مخالف ہوتا ہے بلکہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فعل کے بھی برعکس ہوتا ہے، اس قسم کے لوگ ایسے علماء سوء کی شخصیتوں متاثر ہوتے ہیں اور انہیں اپنے لئے ایک قوی دلیل سمجھتے ہوئے کہتے ہیں کہ دیکھو فلاں عالم اور فلاں مفتی ......کیا یہ سب گمراہ ہیں کیا انہیں نہیں معلوم کہ ڈاڑھی منڈوانا یا کترنا حرام ہے؟ یہ بیچارے سمجھتے ہیں کہ وہ سچے ہیں حالانکہ ایک حقیقت ایسی بھی ہے جسے وہ نظر انداز کررہے ہیں، وہ کہ علماء بھی آخر بشر ہیں ان میں سے کچھ جانتے بوجھتے بھی غلطی کر بیٹھتے ہیں، ایسا بھی ہوتا ہے کہ کچھ علماء ایسی چیزوں کے بارے میں نہیں جانتے جو کہ دوسروں کے نزدیک بہت وضح ہوتی ہے اور بہت سے ایسے ہوتے ہیں کہ جنہیں کسی علمی دلیل کا پتا نہیں ہوتا یا یہ کہ وہ مسئلہ کو کوئی خاص اہمیت نہیں دیتے کیونکہ وہ ان مسائل پر صرف سنی سنائی باتوں پر عمل کرتے ہیں خود انکی اپنی کوئی علمی تحقیق نہیں ہوتی، چنانچہ ہر مسلمان جسے حق بات معلوم ہوگئی ہے اسی چاہئے کہ اس پر عمل کرے کیونکہ روزِ قیامت اس سے اسکے اعمال کے بارے میں پوچھا جائے گا نا کہ دوسروں کے اعمال کے بارے میں!

چنانچہ اس قسم کے لوگوں کیلئے واضح اور صریح نصوص شریعہ بیان کرنے چاہئیں جو کہ ڈاڑھی مونڈنے کو حرام قرار دیتے ہیں، پھر اگر اس کے باوجود بھی وہ ان احکام سے روگردانی کریں جبکہ انہیں اس کے واجب ہونے کا علم ہو چکا ہے تو یقیناً گناہ گار اور گمراہ ہیں چاہے وہ کتنا ہی خیر کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں چنانچہ اگر

ان میں سے کوئی نماز پڑھائے جبکہ دوسرا کوئی ڈاڑھی والا موجود ہوتو اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔

دوسرا یہ کہ بعض ڈاڑھی مونڈنے والے یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ڈاڑھی مونڈنا حرام ہے مگر وہ اپنے منصب یا نوکری یا لوگوں کے مذاق اڑانے کے خوف سے یا پس ماندہ کہلانے کے ڈر سے ڈاڑھی نہیں رکھتے۔

ایسے لوگوں کو چاہیئے کہ وہ ایسی بودی باتوں کو فوراً چھوڑ دیں اور ڈاڑھی رکھیں ورنہ وہ گناہ گار، گمراہ اور ضعیف الایمان ہونگے کیونکہ وہ لوگوں سے شرماتے ہیں مگر اللہ سے نہیں شرماتے ،لوگوں سے ڈرتے ہیں مگر اللہ سے نہیں ڈرتے ، وہ اللہ پر توکل نہیں کرتے ،اللہ تعالیٰ کی ذات مبارکہ اور اسکے اسماء وصفات پر انکا عقیدہ نہایت فاسد ہے۔

اور جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جو کہ دین پر عمل کرنے والوں کا مذاق اڑاتے ہیں تو وہ کفر میں پڑ گئے اور اسلام سے فارغ ہو گئے کیونکہ جو اس ڈاڑھی والے کا مذاق اڑاتا ہے تو گویا وہ اللہ تعالیٰ ،اسکے رسول ﷺ اور انکے تمام اصحاب کرام اور تمام بزرگوں کا مذاق اڑاتا ہے کیونکہ وہ سبھی ڈاڑھی والے ہیں۔

تیسرا یہ کہ بعض ایسے ہیں کہ جو جانتے ہیں کہ شرعی نصوص کی رو سے ڈاڑھی منڈوانا حرام ہے مگر وہ اس میں ہیر پھیر کرکے یا تو ڈاڑھی رکھنے کو محض ایک سنت قرار دیتے ہیں یا صرف مستحب کہتے ہیں اور اپنے اس مقصد کے حصول کیلئے ایسی ایسی تاویلات گھڑتے ہیں کہ جنکا اصل شرعی نصوص سے کوئی تعلق نہیں ہوتا، ایسے لوگوں کے دل یا تو مردہ ہو چکے ہوتے ہیں یا وہ اپنی نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ کر صحیح اور غلط کو خلط لط کر دیتے ہیں۔

☆1۔ ان لوگوں پر رد جو کہ صحیح اور واضح احادیث میں ہیر پھیر کرکے جھوٹی روایات کے ساتھ خلط لط کر کے ڈاڑھی منڈوانے یا بلا مشروط چھوٹا کرنے کو جائز قرار دیتے ہیں۔

اس قسم کے حضرات ترمذی میں وارد ایک روایت کا سہارا لیتے ہیں جو کہ کچھ یوں ہے:

عمرو بن ہارون البلخی، اسامہ بن زید سے اور عمرو بن شعیب سے اور وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے مرفوع روایت کرتے ہیں کہ:

''وہ اپنی ڈاڑھی کو طول و عرض سے کترا کرتے تھے۔''

یہ روایت انتہائی ضعیف ہے بلکہ اسکا ایک راوی عمرو بن ہارون تو ایسا ہے جسکے بارے میں امام یحیٰی بن معین (ماہر علوم حدیث شریف) کہتے ہیں کہ ''وہ پرلے درجے کا جھوٹا اور خبیث شخص ہے''۔ اور شیخ صالح بن جزرۃ کہتے ہیں کہ ''وہ کذاب ہے'' اور امام ابنِ حجر رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ وہ متروک ہے۔

چنانچہ جب صحیح احادیث کے احکامات کو ضعیف روایات کے ذریعہ نہیں بدلا جا سکتا تو بھلا جھوٹی روایات کے ذریعہ کیونکر بدلا جا سکتا ہے۔

☆2۔ ان لوگوں پر رد جو کہ ان صحیح احادیث پر جو کہ مکمل ڈاڑھی رکھنے اور اس میں سے کچھ بھی نہ کترنے پر دلالت کرتی ہیں، صحیح بخاری میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کے ذریعہ حیلہ تراشی کرکے، عمل نہیں کرتے۔ صحیح بخاری میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت یوں ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مشرکین می مخالفت کرتے ہوئے ڈاڑھی رکھو اور مونچھیں کترو۔'' اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب حج یا عمرے سے فارغ ہوتے تو اپنی ڈاڑھی کو اپنی مٹھی میں پکڑتے پھر جو بال مٹھی سے زائد ہوتے انہیں کاٹ دیتے۔

اس حدیث میں یہ کہیں بھی نہیں ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ڈاڑھی مونڈنے یا بلا مشروط خط بنانے کو جائز قرار دیتے تھے بلکہ زیادہ سے زیادہ اگر کوئی بات اس حدیث سے اخذ کی جا سکتی ہے تو وہ صرف اتنی ہے کہ وہ مٹھی بھر ڈاڑھی سے بال کو کاٹ دیا کرتے تھے۔

چنانچہ اگر ہم اس مسئلہ میں سرخرو ہونا چاہتے ہیں تو ہمارے پاس صرف دو راستے ہیں۔

پہلا راستہ:

ان صحیح ظاہری احادیث نبویہ ﷺ پر عمل کیا جائے جو واضح طور پر مکمل داڑھی رکھنے اور کچھ بھی نہ کاٹنے پر دلالت کرتی ہیں، یہ راستہ میرے نزدیک سب سے محفوظ راستہ ہے۔

دوسرا راستہ:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت پر عمل کیا جائے کیونکہ وہ ایک صحابی کی شرعی نصوص کی سمجھ کی بات ہے، مگر وہ مسلمان جو کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اس روایت پر عمل کرے تو اسے چاہئے کہ مٹھی سے کم داڑھی ہو تو اسے نہ کاٹے۔

چنانچہ وہ لوگ جو نہ تو واضح احادیث پر عمل کرتے ہیں اور نہ ہی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت پر عمل کرتے ہیں وہ شریعت کے مخالف ہیں اور اپنی حدود سے تجاوز کرتے ہیں کیونکہ:

اولا: انہوں نے صحیح احادیث کو پشت ڈال دیا

ثانیا: انہوں نے سلف صالحین کے اجتہاد کو بھی نظر انداز کر دیا اور اس طرح وہ بدعتی ہو گئے

اگر چہ لوگ صرف عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اجتہاد کے مطابق ہی عمل کرنے لگیں تو بھی مسلمانوں میں کوئی داڑھی مونڈنے والا نہ رہے کیونکہ اکثر لوگوں کی داڑھی مٹھی سے زیادہ نہیں ہوتی بلکہ مٹھی برابر بھی نہیں ہوتی۔

☆3۔ بعض لوگ صحیح احادیث کو اپنی مرضی کے مطابق موڑ لیتے ہیں مثلاً کچھ یہ کہتے ہیں کہ دین کا تعلق دل سے ہے، اللہ تعالیٰ بھی ہمارے دلوں کو دیکھتا ہے، دینداری داڑھی سے نہیں ہوتی۔ اور پھر یہ حضرات اپنی اس اول فول دلیل کو تقویت دینے کیلئے کہتے ہیں کہ دیکھو بڑی بڑی داڑھی والوں کی طرف! کتنا حرام کھاتے

ہیں!! اور کیا کیا کرتے ہیں پھر بھی خود کو نیک دل کہلاتے ہیں!!

کچھ ایسے بھی ڈاڑھی مونڈنے والے ہیں جنہیں شیطان بہلاوے دیتا رہتا ہے کہ ابھی میری عمر ہی کیا ہے ! حالانکہ وہ تیس سال سے بھی زیادہ کا ہو چکتا ہے کچھ یوں بھی کہتے ہیں کہ جب حج کرلوں گا یا جب شادی ہوجائے گی تب انشاء اللہ ڈاڑھی رکھوں گا، یا اس قسم کے دوسرے بہانے تراشتے رہتے ہیں جسکی بنیادی وجہ صرف نفسانی خواہشوں کی پیروی کرنا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی عدم توفیق ہوجاتی ہے، اللہ ایسی بد بختی سے ہمیں بچائے رکھے۔

ایسے لوگوں کو اس حدیث کے بارے میں بتانا چاہئے جو کہ صحیح مسلم میں وارد ہوئی ہے، جس میں واضح طور پر مذکور ہے کہ: نبی کریم علیہ الصّلاۃ والسّلام نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نہ تو تمہارے جسموں کو دیکھتا ہے اور نہ ہی تمہاری صورتوں کو البتہ وہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے''، اسکے بعد ایک اہم بات فرمائی جسے اس قسم کی لوگ نظر انداز کر دیتے ہیں،

فرمایا: ''اور تمہارے اعمالوں کو دیکھتا ہے'' یہ اضافی بات بھی صحیح مسلم کی حدیث میں ہے، کتنی اہم بات ہے!! اس بات کے بغیر لوگ حدیث کا غلط مطلب نکال لیتے ہیں اور جب انہیں عملی طور پر احکام شریعہ مثلاً ڈاڑھی رکھنا اور کفار کی مشابہت اختیار نہ کرنے کے بارے میں کہا جاتا ہے تو وہ ہی کہتے ہیں کہ اصل چیز تو دل ہے اور پھر اس حدیث کے ایک حصہ کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں اور بقیہ کو پشت ڈال دیتے ہیں، حالانکہ یہ بھی اسی حدیث کا ٹکڑا ہے جس میں یہ بات واضح طور پر بتائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو بھی دیکھتا ہے چنانچہ اگر اعمال نیک ہوئے تو انہیں قبول فرمائے گا ورنہ مسترد کر دیگا جیسا کہ کئی احادیث سے ثابت ہے''۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

''جس نے ہمارے دین میں کوئی نئی بات شامل کی تو وہ عمل نا قابلِ قبول ہوگا۔''

سچی بات تو یہ ہے کہ جب تک اعمال اچھے نہ ہوں دل بھی نیک نہیں ہوسکتا، اسی طرح اعمال بھی اسی وقت اچھے ہونگے جب کہ دل نیک ہو، اسی مضمون کو نبی کریم ﷺ نے ایک بہت خوبصورت پیرائے میں بیان فرمایا جیسا کہ النعمان بن بشیر کی روایت میں ہے:

''...... یاد رکھو کہ جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اگر وہ ٹھیک ہو جائے تو سارا جسم ٹھیک رہے گا اور اگر وہ خراب ہو جائے تو پھر سارا جسم خراب ہو جائے گا اچھی طرح جان لو کہ وہ ''دل '' ہے''۔

اس حدیث سے بالکل واضح ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ دلوں کو بھی دیکھتا ہے اور اعمال کو بھی، نہ کہ صرف دلوں کو، اوراس میں کیا شک ہے کہ ڈاڑھی رکھنا دیگر اعمال کی طرح ایک عمل ہے جسے اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے لہٰذا ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اس بات کا یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سارے اعمال دیکھتا ہے چاہے وہ بذریعہ اعضاء ہوں یا دل کے ہوں یا زبان کے، یوں بھی ہم اپنی عام روزمرہ زندگی میں کسی مسلمان کے متعلق کوئی رائے قائم کرتے ہیں تو اس کے ظاہری اعمال کو دیکھتے ہوئے کرتے ہیں، ہمارا دین بھی ہمیں یہی حکم دیتا ہے کہ ہم ظاہری اعمال کے نتیجہ میں فیصلہ کریں نا کہ دلوں کو کریدیں کیونکہ دلوں کا حال تو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

لہٰذا جو شخص ڈاڑھی مونڈتا ہے تو ہمارے نزدیک گمراہ ہے الا یہ کہ وہ توبہ کرلے۔

س : جو شخص ڈاڑھی مونڈتا ہے یا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے تو اسے دنیا وآخرت میں کیا نقصان ہوتا ہے؟

ج :۔ بنیادی بات تو یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت سے محروم ہوجاتا ہے اور خود اللہ کے نیک بندوں اور فرشتوں کے آگے شرمندہ محسوس کرتا ہے، اسکی ظاہری شکل سے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے حقیقی کامل محبت نہیں کرتا نتیجہ نہ ہی اللہ اس سے محبت کرتا ہے چاہے وہ کتنا ہی

دعوی محبت کرتا پھرے، اللہ تعالیٰ نے حقیقی سچی محبت کرنے والوں کی لئے ایک ایسی کسوٹی رکھ دی کہ ہر جھوٹی محبت کا دعوی کرنے والے کا دعوی فاش ہو جاتا ہے جبکہ وہ عملاً اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهَ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ﴾

''(اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم واقعی اللہ سے محبت کرتے ہو تو پھر میری اتباع کرو اس طرح اللہ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کردے گا''۔

لہٰذا اس آیت سے واضح ہو گیا کہ جو اللہ اور اسکے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع نہیں کرتا درحقیقت نہ اس سے اللہ محبت کرتا ہے اور نہ ہی وہ اللہ سے محبت کے دعوی میں سچا ہے۔

اور جس کا یہ حال ہو تو بس اس نے تو خود کو فتنہ اور عذاب میں مبتلا کر ہی لیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو اسکے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں پہلے ہی تنبیہہ کردی ہے، فرمایا کہ:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ اِنْ تُصِبُهُمْ فِتْنَةٌ اَوْيُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾

''جو لوگ اسکے احکام سے روگردانی کرتے ہیں انہیں چاہئے کہ اب ہوشیار رہیں کہ اب کسی وقت بھی انہیں کوئی فتنہ لاحق ہو جائے گا یا وہ دردناک عذاب میں مبتلا ہو جائیں گے۔''

اور اس سے بڑا فتنہ کیا ہوگا کہ کسی کو نیک اعمال کی توفیق ہی نہ ہو اور نہ ہی اس پر کسی ڈانٹ کا اثر ہو

ایک بدبختی یہ بھی ہے کہ انسان نمازوں کے معاملہ میں سستی برتے، ایسا شخص جو نمازوں کو صحیح وقت پر اداء نہیں کرتا تو اسے بھی اللہ تعالیٰ نے تنبیہہ کردی ہے کہ:

﴿وَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلاَتِهِمْ سَاهُوْنَ﴾

''ایسے نمازیوں کے لئے بھی ہلاکت ہے جو اپنی نمازوں میں سستی کرتے ہیں''۔

اور اگر چہ کوئی شخص بالکل ہی نماز نہ پڑھے تو اسکا کیا حال ہوگا؟!!''۔

ایک بدبختی یہ بھی ہے کہ انسان مسلسل جھوٹ بولنے پر اڑا رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں اسے ''کذاب'' لکھ دیا جائے۔

ایک بدبختی یہ ہے کہ بندے کو ڈھیل ملتی رہے اور وہ ڈاڑھی مونڈنے پر اڑا رہے اور اسکے گناہوں میں اضافہ ہوتا ہی رہے، گناہگاروں کی دعاء بھی قبول نہیں ہوتی، یہ بھی کیا کم عذاب ہے کہ اللہ تعالیٰ دعاء قبول نہ کرے، نبی کریم ﷺ نے دعاؤں کی عدم قبولیت کے کئی اسباب بیان کئے ہیں جنکی اکثریت کا تعلق گناہوں سے ہے، چنانچہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ:۔

''ہر ایک کی دعاء قبول ہوتی ہے الا یہ کہ وہ کسی گناہ کا سوال کرے یا قطع رحمی کرے''

لہٰذا جو ڈاڑھی مونڈتا ہے تو گناہ گار ہے اسکی دعائیں اس وقت تک قبول نہیں ہوتیں جب تک کہ وہ ڈاڑھی نہ رکھ لے۔ جو لوگ ڈاڑھی مونڈتے ہیں انہیں اس عظیم عذاب سے بچنے کی فکر کرنی چاہیئے۔

داڑھی رکھنے کے فوائد سے محرومی

پہلا: استرا یا دیگر داڑھی مونڈنے کے آلات کو جب ٹھوڑی اور رخساروں پر پھیرا جاتا ہے تو اس سے نگاہیں کمزور ہونے لگتی ہیں اور جو لوگ مسلسل ایسا کرتے رہتے ہیں انکی نگاہیں کمزور ہوتی چلی جاتی ہیں جبکہ داڑھی رکھنے والے حضرات نظر کی کمزوری کے اس سبب سے محفوظ رہتے ہیں جیسا کہ ماہرین طب کا کہنا ہے۔

دوسرا: داڑھی مضر جراثیم سے محفوظ رہتی ہے اور انہیں گلے اور سینے تک پہنچنے سے روکتی ہے۔

تیسرا: دانتوں کے مسوڑوں کو قدرتی آفات سے محفوظ رکھتی ہے۔

چوتھا: داڑھی کے بالوں میں ایسا چکنا مادہ خارج ہوتا ہے جو جلد کو ملائم، شگفتہ اور تروتازہ رکھتا ہے، جو لوگ داڑھی مونڈتے ہیں وہ اس فائدے سے بھی محروم ہو جاتے ہیں اور انکا چہرہ بھی خشک اور بوسیدہ نظر آتا ہے۔

پانچواں: داڑھی اور مدہ تولید کے درمیان کافی تعلق ہوتا ہے، داڑھی رکھنے سے مردانگی میں اضافہ ہوتا ہے، بعض اطباء کا کہنا ہے کہ اگر کوئی قوم پشت در پشت پابندی سے داڑھی مونڈتی رہے تو آٹھویں نسل میں پیدا ہونے والے لوگوں کی داڑھی نہیں ہوگی یعنی مردانگی آہستہ آہستہ ختم ہوتی چلی جاتی ہے اور اسکا اثر اتنی مدت بعد ظاہر ہوتا ہے اسکا مشاہدہ یوں بھی ہوا ہے کہ عام طور پر ہیجڑوں کی داڑھی نہیں ہوتی حالانکہ انکے بقیہ اعضاء مردوں سے ملتے جلتے ہوتے ہیں۔

یہ فوائد میں نے ان کتابوں میں سے اخذ کئے ہیں جو داڑھی رکھنے اور مونڈنے کے سلسلے میں لکھی گئی ہیں، میں نے انکا ذکر صرف موضوع کو مزید جامع بنانے کے لئے کردیا ہے ورنہ مسلمان کے لئے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے نبی کریم ﷺ کا حکم مل جانے پر اس پر عمل کرے اور کسی فلسفہ میں نہ پڑے۔